اوقات بزدلوں کی جماعت شجاع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح نماز با جماعت میں ہر فرد کی تھوڑی تھوڑی کیفیت خشوع جمع ہو کر بہت طاقتور ہو جاتی ہے۔ پھر وہ سب کے دلوں پر دوبارہ اتر کر کے سب کے خشوع میں اضافہ کر دیتی ہے جس طرح کسی بڑے کمرے میں ایک چھوٹا سا چراغ رکھ دیا جائے تو روشنی بہت دھندلی ہوگی مگر کئی چھوٹے چھوٹے چراغ رکھ دیئے جائیں تو کمرہ روشن ہو جائے گا۔ اور ہر گوشہ کو مجموعی روشنی ملے گی۔ اسی طرح جماعت میں کئی نمازیوں کے خشوع کی روشنی جمع ہو کر سب کے دل روشن کر دیتی ہے۔

تنبیہ : جماعت سے نماز پڑھنا صرف مردوں پر واجب ہے۔ عورتوں پر نہیں۔ بلکہ ان کے لئے اپنے گھر ہی پر نماز پڑھنا بہتر ہے۔

زکوٰۃ : جس طرح صلوٰۃ یعنی نماز بدنی عبادت ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ مالی عبادت ہے نماز کی طرح زکوٰۃ بھی فرض اور اسلام کا ایک رکن ہے۔ اس کے فرض ہونے سے انکار کرنا کفر ہے صلوٰۃ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ‎ ❊ ‎ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

(المزمل)

لیکن زکوٰۃ ہر شخص پر فرض نہیں جب کہ نماز ہر شخص پر فرض ہے۔ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے ضروری ہے کہ آدمی مالک نصاب ہو۔ یعنی جب مال کی ایک خاص مقررہ مقدار کسی شخص کے پاس ایک سال تک موجود رہے۔ اور وہ اسکی اصلی ضرورتوں سے زائد ہو تو ایک سال کے بعد اس کا چالیسواں حصہ یا اسکی قیمت اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دینا فرض ہے۔ شریعت نے اس کے مصارف بھی مقرر کر دیئے ہیں۔ یعنی یہ بتا دیا ہے کہ یہ صدقہ کسے دینا چاہیئے۔ اگر زکوٰۃ کا مال ان مصارف کے علاوہ کسی دوسرے مصرف میں صرف کیا گیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اور اس کے ادا نہ کرنے کا گناہ ہوگا۔

زکوٰۃ کوئی ٹیکس نہیں بلکہ عبادت ہے۔ بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انکی خوشنودی اور ان کے ساتھ اپنی محبت ظاہر کرنے۔ اور اپنی عبدیت و بندگی کا اقرار کرنے کے لئے مال خرچ کرتا ہے۔ یہ عبادت ہی کا ایک طریقہ ہے۔

اس عبادت کی حکمتوں پر ہم انشاء اللہ چند سطروں کے بعد روشنی ڈالیں گے۔ (باقی آئندہ)

خادم حسین شیخ

" ہیں جو سُرخ رو بُغض اُلنا سے سیاہ کاروں کو ہے "

حالی ہی میں لاہور کے " دائرۃ الفکر " کی طرف سے ایک کالے رنگ کے ٹائیٹل کی کتاب " فرقہ واریت " پروفیسر مرزا محمد منوّر کی سرپرستی میں شائع کی گئی ہے جس کے صفحہ ۸۹ پر (احرار اور مرزا غلام احمد قادیانی کے حوالے سے) شجاعت ترمذی عارفی (جھنگ صدر) اپنے مذموم انداز میں رقم طراز ہیں :

کبھی سیاسی جماعتیں اپنے وجود کو قائم رکھنے کے لئے لوگوں کے مذہبی جذبات کو استعمال کرتی ہیں وہ اسلام کے نام پر درحقیقت اپنی زندگی کی خواہاں ہوتی ہیں۔ وہ اس مقصد کے لئے کسی مذہبی قضیئے کو چُنتی ہیں۔ اور اس پر لوگوں کے جذبات کو (مُلکی امن اور سلامتی کی قیمت پر) اس طور پر اپیل کرتی ہیں کہ ان کا اشتعال جب اُنہیں متحرک کرے تو وہ انکی تائید میں بدل جائے۔ اس طرح وہ کسی مذہبی قضیئے کے روحانی وجود کی تجسیم بن کر زندگی پاتی ہیں۔"

قارئین کرام! تعلیمی اداروں، اسمبلیوں، عدالتوں اور دفاتر میں بھی عام مسلمان ایسی باتیں کرتے ہوئے سُنائی دیتے ہیں جن سے یہ تاثر ملتا ہے کہ " قادیانی نبوت " صرف مولویوں یا مذہبی افراد کا مسئلہ ہے اسلام سے اِس کا کوئی تعلق نہیں۔

جب کہ اسلام کے داعی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ میرے بعد کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔

اور مرزا غلام احمد کہتا ہے۔ جو مجھے نبی نہیں مانتا وہ بدکار عورتوں کی اولاد ہے۔

ذیل میں ایسے ہی مخصوص ماحول میں پرورش پانے والے جدید تعلیم یافتہ حضرات کی معلومات کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے تھوڑا سا انتخاب دیا گیا ہے جس کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ مرزائی ملت اسلامیہ اور عالم اسلام کے دشمن ہیں۔ اور مسلمان یا کوئی مذہبی ادارہ جو اُن سے نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ کسی تنگ نظری کی بُنیاد پر نہیں اور نہ ہی کسی سیاسی مقصد کے لئے۔ بلکہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے محبت اور دینی غیرت کا تقاضہ یہی ہے " دائرۃ الفکر " میں بیٹھ کر خاص رنگ میں کلوخ اندازی کرنے والے صاحب سے فی الوقت صرف یہی کہنا ہے کہ ؎

ہیں جو سُرخ رو بُغض اُن سے سیاہ کاروں کو ہے
چور کو جس طرح آتا ہے نظر دشمن چراغ -!

مرزا غلام احمد قادیانی — لمحہ لمحہ ایک کہانی

بچپن سے دعوئ نبوّت تک

مرزا غلام احمد ولد مرزا غلام مرتضی ساکن قادیان تقریباً ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوا اور اس کا بچپن عجیب و غریب حماقتوں کا مرقع تھا۔ دائیں بائیں کی تمیز نہ تھی۔ جوتے کا دایاں پاؤں بائیں میں اور بایاں پاؤں دائیں میں پہن لیا۔ گرمیوں میں بھی اُوور کوٹ پہنے رہتا۔ کوٹ کی جیب میں مٹی کا ڈھیلا اور گُڑ ڈالے رکھتا، نوجوانی بھی رنگیلی گزری۔ ۱۵/ روپے ماہوار پر کچہری میں چپراسی ہوا۔ مختاری کا امتحان دیا جس میں فیل ہوگیا اور ملازمت ترک کر کے خاندانی مقدمات کی پیروی میں مصروف ہوگیا۔ اس نے تعلیم تین آدمیوں سے حاصل کی، جن میں ایک غیر مقلد ایک حنفی اور ایک شیعہ تھا آخر کار سستی شہرت کیلئے عیسائیوں اور آریوں سے مذہبی مباحثے شروع کئے مگر ہر بار منہ کی کھائی۔ آخر کار مولانا محمد حسین بٹالوی کے مشورے پر میدانِ تالیف میں اُترا۔ حتیٰ کہ ۱۸۸۰ء میں صداقتِ اسلام پر ایک مبسوط کتاب ۵۰ جلدیں شائع کرنے کا اشتہار دیکر خوب روپیہ بٹورا۔ پھر آہستہ آہستہ اپنے حواریوں اور گھر والوں سے مشورہ کر کے لدھیانہ آکر مسیحیت کا دعوی کرنے کا پروگرام بنایا۔ مگر مخالفت کے پیشِ نظر ہمت نہ ہوئی۔ تاہم مجددیت کی بیعت شروع کردی گئی۔ اسی دوران ایک شخص کریم بخش سے سنا کہ ایک ملنگ گلاب شاہ نامی نے پیشگوئی کی تھی کہ عیسیٰ اب جوان ہوگیا ہے۔ لدھیانے میں آکر (معاذ اللہ) قرآن کی غلطیاں نکالے گا۔ پھر ایک منصوبہ کے تحت لکھتا دو سال میں مریم بنا رہا۔ پھر مجھ میں عیسیٰ کی رُوح پھونکی گئی۔ تو میں عیسیٰ سے حاملہ ہوگیا۔ دس ماہ حاملہ رہنے کے بعد عیسیٰ ہونے کا بچہ دیا۔ اس طرح عیسیٰ ہوگیا۔ پھر ۱۸۹۱ء میں لدھیانہ آکر دعویٰ کیا کہ عیسیٰ ابنِ مریم فوت ہوگئے ہیں اُن کی جگہ اُن کا آنا مثیل مراد ہے اور وہ میں ہوں۔ اللہ نے عیسیٰ بن مریم والی تمام آیات میری طرف منتقل کر دی ہیں (براہین جلد ۱۱) پھر کہا کہ عیسیٰ چونکہ نبی بھی تھے۔ لہذا میں بھی ظلّی طور پر نبی ہوں۔ ۱۹۰۱ء میں ظلّی بروزی وغیرہ نبوت کا دعوی کر دیا۔ کہ میرے الہام میں مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهٗ آیت نازل ہوئی ہے۔ اس میں مجھے رسول پکارا گیا ہے۔ لہذا میں رسول ہوں۔

دورانِ حمل بابو الٰہی بخش نے مرزا سے حیض دیکھنے کا مطالبہ کیا تو فرمایا کہ اب وہ حیض نہیں بلکہ بچہ بن گیا ہے جو اللہ کے بچوں جیسا ہے۔ اور مرزا کے مرید نے لکھا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ایک دفعہ میں نے کشفاً دیکھا کہ میں عورت ہوں اور اللہ نے مجھ سے رجولیت کا اظہار فرمایا۔ (اسلامی قربانی صہ ۱۲)۔ میرا اللہ کے ساتھ ایک خفیہ تعلق بھی ہے (البشریٰ وغیرہ) پھر بچہ ہونے کا درد شروع ہوا تو مریمیت نے عیسٰی ہونے کا بچہ دیا۔ (کشتی نوح وغیرہ)

دعویٰ نبوت کے دوران فتویٰ تکفیر اور دیگر مباحثات کا بازار خوب گرم رہا جس میں ہر مکتب فکر کے علماء نے حصّہ لیا جس پر کبھی مرزا سب کو بے نقط سناتا کبھی مباہلہ کا چیلنج کرتا (انجامِ آتھم صہ ۴۵)

آخر تنگ آکر ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں خود ہی دعا کی کہ اے اللہ! مولوی ثناء اللہ مجھے کذّاب و دجّال کہتا ہے اگر میں ایسا ہی ہوں تو جھوٹے کو سچے کی زندگی میں نیست و نابود کر دے جس کے نتیجہ میں مرزا نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل بمرضِ وبائی ہیضہ لاہور میں وفات پائی۔ مولانا ثناء اللہ اس کے بعد فوت ہوئے۔

اسی طرح مرزا غلام احمد نے عیدگاہ امرتسر کے میدان میں ۱۰ ذیقعد ۱۳۱۰ھ کو مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم و مغفور سے روبرو مباہلہ کیا (مجموعہ اشتہارات مرزا قادیانی جلد اوّل صہ ۴۲۷) مولانا عبدالحق غزنویؒ کا مباہلہ اس پر تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے سب کافر، ملحد، دجّال، کذّاب اور بے ایمان ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی جلد اوّل صہ ۴۲۵) مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی وفات سے سات مہینے چوبیس دن پہلے (۲ اکتوبر ۱۹۰۷ء) کو کہا تھا کہ مباہلہ کرنے والوں میں جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی جلد ۹ صہ ۴۴۰) مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم کی زندگی میں مر گیا اور مولانا مرحوم کا انتقال ۹ سال بعد ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء کو ہوا۔ (رئیس قادیان جلد دوم صہ ۱۹۲)

مرزائی خدا

"چونکہ یہ کوئی علیحدہ ہی ہستی ہے لہٰذا وہ روزہ بھی رکھتا ہے۔ افطار بھی کرتا ہے نماز بھی پڑھتا ہے۔ سوتا بھی ہے اور جاگتا بھی ہے، غلطی بھی کرتا ہے اور درستی بھی۔ حتیٰ کہ اس نے مرزا صاحب کی بیعت بھی کر رکھی ہے۔" (مرزا کی کتاب۔ البشریٰ صہ ۷۹، ۱۰۰)

منشی یا خدا

وہ مرزا صاحب کی تیار کردہ مسل پر بلا چون و چرا سرخ سیاہی سے دستخط بھی کر دیتا ہے مگر بدتمیزی سے قلم جھاڑتے ہوئے مرزا صاحب کے کپڑوں پر چھینٹے بھی گرا دیتا ہے چنانچہ اب وہ قمیص میاں عبداللہ کے پاس ہے۔ (حقیقۃ الوحی صہ ۲۵۵)

مرزا صاحب کے خدائی معاملات اور دعویٰ اُلوہیت

مرزاجی کو خدا نے کہا کہ اے شمس و قمر تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے (البشریٰ ج ۲ ص ۱۰۴ ۔ خزائن ج ۲۰ ص ۳۹۷) تو مجھ بمنزلہ میری توحید اور یکتائی کے ہے۔ (حوالہ بالا) خدا نکلنے کو ہے (البشریٰ ج ۲ ص ۱۰۹) تو میرے بروزن جیسا ہے۔ (خزائن ج ۲۰ ص ۴۰۲) [اِسمَعْ وَلَدِی: اے میرے میرے بیٹے سن (البشریٰ ج ۱ ص ۴۹) خدا تیرے اندر اُتر آیا۔ (کتاب البریہ ص ۱۰۲ تذکرہ ص ۳۱۶) خدا قادیان میں نازل ہوگا۔ (البشریٰ ج ۱ ص ۵۶) تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے۔ اور دوسرے لوگ خشکی سے (اربعین ج ۴ ص ۳۴) "آسمان و زمین تیرے ساتھ جیسے میرے ساتھ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۳) مرزا نے لکھا۔ حسب تصریح قرآن رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام و عقائد دین جبرائیل کے ذریعے حاصل کئے ہوں (ص ۵۸۴ ازالہ اوہام) مگر یاد رہے کہ مرزا کو وحی یلاش اور صاعقہ وغیرہ نامی خدا بھیجا کرتے تھے۔

مسیلمہ کذاب (مرزا کا چھوٹا بھائی) کے پاس صرف ایک فرشتہ وحی لاتا تھا جس کا نام رحمٰن تھا (البدایہ والنہایہ ج ۶ ص ۳۲۲) مگر مرزا کے پاس وحی وغیرہ لانے کے لئے کئی دیسی اور ولایتی فرشتے متعین تھے ذیل میں مرزا کے الہامی عملہ کی تفصیل درج کی جاتی ہے:

مرزائی خدا کے نام

۱۔ الصاعقہ (البشریٰ ج ۲ ص ۷۶) ۲۔ خدائے یلاش (روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۳) ۳۔ ربنا عاج۔ ہمارا رب عاج ہے اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوسکے (براہین ص ۵۵۵) ۴۔ انگریزی خدا (براہین ص ۴۸۰) ۵۔ آریہ۔ مرزا کے اندر اترنے والا (کتاب البریہ ص ۱۰۲)۔

مرزائی فرشتے

۱۔ ٹیچی ٹیچی۔ وقت پر روپیہ لانے والا (حقیقت الوحی ص ۳۳۲) وحی ٹیچ ٹیچ ٹیچ ٹیچ ٹیچ ٹیچ ٹیچ ٹیچ ٹیچا ٹیچ ٹیچا۔ ایک دفعہ لنگر کا خرچ ختم ہوگیا انتہائی پریشانی تھی۔ کہ یہ صاحب کافی روپیہ لیکر آگئے اور مرزاجی کی جھولی میں ڈال دیا۔

۲۔ مٹھن لال (تذکرہ ص ۵۱۵) وحی۔ میتوں کوئی نہیں کہہ سکدا (البشریٰ ج ۲ ص ۵۵) کہ ایس آئی جس نے ایہہ مصیبت پائی۔ اس سکتہ کا آخری دم (البشریٰ ص ۷۸)

۳۔ خیراتی صاحب (خزائن ج ۱۵ ص ۳۵۱) میرا ایک مکان ہے اپنا مکان کشادہ کرلو (چندہ کی اپیل کا بہانہ۔

۴۔ شیر علی (خزائن ص ۳۵۲ ج ۱۵)۔ الرحیل۔ الرحیل۔ موت قریب۔ موتا موتی لگ رہی ہے۔ ہیضہ کی آمد ہونے والی ہے۔ (البشریٰ ص ۱۴۱ ج ۲ - ص ۱۳۶ ج ۲) براہین ص ۵۵۱۔ البشریٰ ص ۱۳۲ ج ۲)

۵۔ درشنی (انگریزی فرشتہ) (تذکرہ مکاشفات ص ۳۱) ایک دفعہ الہام انگریزی میں ہوا۔ الہام کچھ اس طرح تھا :

آئی لو یو . . . . . I love you میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

آئی ایم وِد یو . . . . . I am with you میں تمہارے ساتھ ہوں۔

آئی شیل ہیلپ یو . . . . . I shall help you میں تمہاری مدد کروں گا۔

آئی کین وٹ آئی ول ڈو I can what I will do میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔

پھر انتہائی شدت سے الہام ہوا جس سے بدن کانپ گیا۔ . . . اور اس وقت ایسا لہجہ معلوم ہوا گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا بول رہا تھا۔ (براہین ص ۴۸۰) اور یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے . . . . . انا انزلنا قریباً من القادیان . . . یعنی بے شک ہم نے نازل کیا قادیان میں . . . . جس روز یہ الہام ہوا اس روز میرے بھائی مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھے بلند آواز سے قرآن شریف پڑھ رہے تھے۔ پڑھتے پڑھتے انہوں نے یہ الفاظ بھی پڑھے۔ انا انزلنا قریباً من القادیان . . . . یہ تو میں سن کر بہت حیران ہوا کہ قادیان کا نام اور قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے . . . تب میں نے دل میں کہا کہ واقعی طور پر . . . . تین شہروں کا نام قرآن میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے . . . مکہ، مدینہ، قادیان . . .'' (غلام احمد قادیانی۔ اشتیاق احمد)

ہم نے ہر رسول اس کی قومی زبان میں بھیجا ہے۔ (قول مرزا) اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہ سکتا ہو کہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۲۰۸ از غلام احمد قادیانی) سابقہ قاعدہ کے مطابق تو وحی پنجابی زبان میں آنی چاہیئے تھی کیونکہ مرزا صاحب پنجابی تھے۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہے کہ وحی ہر زبان میں آ رہی ہے۔ اُردو انگریزی۔ فارسی۔ پنجابی۔ عبرانی۔ عربی۔ تمام زبانیں استعمال کی جا رہی ہیں تو نتیجہ یہ نکلا۔ کہ سارا سلسلہ رحمانی نہیں شیطانی ہے۔ قرآن میں ہے۔ "شیطان اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے مباحثے کریں (انعام ۱۲۲) تو قابل غور بات یہ ہے کہ جب ہی خدائی اور سچے دین سے الگ ہے تو پھر ہیں سچ

اور جھوٹ میں پرکھ ہو جانی چاہیئے۔ اسی لیئے مرزا بھی حیران ہے۔ کہتا ہے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے اُن زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں ہوتی جیسے انگریزی، سنسکرت یا عبرانی وغیرہ (نزول المسیح ص۵) باوجود اس تردد آمیز تعجب کے یہ بھی دعویٰ ہے کہ مجھے اپنی وحی پر ویسا ہی ایمان ہے۔ جیسا تورات۔ انجیل اور قرآن پر (اربعین ص۱۹) پھر لکھا۔ اگر میں اپنی وحی میں ایک دم بھی شک کروں تو کافر ہو جاؤں (قرآن ص۱۵۱) (اقراری کفر)۔ اعجاز احمدی ص۳۱ میں لکھا ہے کہ خدا کی وحی مجھے بارہ سال کہتی رہی کہ تو مسیح ہے۔ تو مسیح ہے مگر مجھے یقین نہ آیا۔

مرزا کہتا ہے کہ اگر کوئی کلام مرتبۂ یقین سے کم ہو تو وہ شیطان ہے (خزائن ص۴۸۶) مبہم اور رشتۂ الہام شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں (روحانی خزائن ص۴۹۲) اب دیکھیئے۔ ہو شعنا نعسا ابھی تک اس عاجز پر اس کے معنی نہیں کھلے۔ تو پھر وحی شیطانی ہوئی یا رحمانی؟ مرزا کی وحی میں چونکہ ابہام ہی ابہام ہیں لہذا وہ شیطانی ہے۔ مرزا کہتا ہے: میں خدا کی طرف سے مامور ہوا ہوں۔ "وہ مسیح موعود جو آخری زمانے کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُمت کے لیئے محدث بن کے آیا ہے، میں وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا اور اس کو سلام کہا اور اس کو اپنا دوسرا بازو قرار دیا اور خاتم الخلفاء ٹھہرایا۔

میرے بزرگ چینی سرحدوں سے پنجاب میں پہنچے۔ میں فارسی ہوں، میں قوم کا برلاسی مغل ہوں۔ میں اگرچہ علوی تو نہیں مگر بنی فاطمہ سے ہوں۔ میری بعض دادیاں سادات میں سے تھیں، میں بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہوں، "میں حسینؓ سے بہتر ہوں۔ میں ہی مسیح موعود ہوں۔ مجھے مسیح احمد مہدی بنایا گیا۔ میں پہلے مسیح (حضرت عیسیٰ) سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہوں۔ خدا نے پہلے میرا نام مریم رکھا پھر اس کا نام عیسیٰ رکھا۔ خدا نے میرا نام مریم رکھا۔ پھر اس کا نام عیسیٰ رکھا۔ خدا نے میرا نام بیت اللہ رکھا۔ میں حجر اسود ہوں، سچا رسول وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحٰق ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں یوسف ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں سلیمان ہوں میں یحییٰ ہوں۔ "میں ظلی احمد اور محمد ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہوں۔ میں فرشتہ ہوں میں میکائیل ہوں، میں خدا کی مثل ہوں۔" میں خدا کا مظہر ہوں۔ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ میں خدا کا باپ ہوں۔ میں خدا

کی ہوئی ہوں ۔ مجھے زندہ کرنے اور مارنے کی صفت دی گئی ہے ۔ میں خدا کا جانشین ہوں ۔ میں خالق ہوں میں تمام انسانوں کو نجات دینے والا ہوں ۔ میں خدا ہوں ، میں رُدّر گوپال ہوں ۔ میں کرشن ہوں ۔ میں آریوں کا بادشاہ ہوں ؛ میں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں (غلام احمد قادیانی ۔ مصنفہ اشتیاق احمد)

میں گورنر جنرل ہوں کلمۃ الازل ہوں ۔ غازی ہوں ۔ بیت اللہ ہوں ۔ سوراخ دار برتن ہوں ۔ تمام نبیوں کا مظہر ، حجۃ القادر ہوں نجم الثاقب ، سلامتی کا شہزادہ ، نطفہ خدا ، برہمن اوتار ہوں

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

انگریزی ایجنٹ

املکہ برٹینا سے) تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا (خزائن ص ۱۲۰ ج ۱۵) میں اس گورنمنٹ کیلئے ایک تعویذ ہوں ۔ (انوار الحق اول ص ۳۴-۳۳) ۔ جہاد کی حرمت اور انگریزی حکومت کی خدمت کے لئے پچاس الماریاں کتابیں لکھیں (تریاق القلوب) اصل بھید یہ ہے کہ جیسے آسمان پر خدا کی طرف سے ایک تیاری ہوتی ہے ویسے ہی گورنمنٹ کے دل میں خیالات پیدا ہوتے ہیں ۔ (خزائن ص ۱۲۴ ج ۱۵)

فرنگی نبی کی عشقیہ داستان

مرزا غلام احمد قادیانی نے ، ۱۰ جولائی ۱۸۹۰ء کو مرزا احمد بیگ کے نام ایک خط میں اپنے لئے اُن کی بڑی بیٹی "محمدی بیگم" کا رشتہ دینے کی عرضی لکھی جو باپ بیٹی دونوں نے نہایت حقارت سے ٹھکرا دی ، پھر مئی ۱۸۹۱ء میں علی شیر بیگ پھوپھا محمدی بیگم کے نام سفارشی عرضی لکھی لیکن انہوں نے بھی سفارش کرنے سے انکار کر دیا اور مرزا کو لعن طعن کی آخر ۴ جولائی ۱۸۹۱ء کو مرزا فضل احمد کے بڑے لڑکے کی ساس کو دھمکی آمیز خط لکھا کہ اگر محمدی بیگم کا نکاح کسی اور کے ساتھ ہو گیا تو میں تم سے سارے رشتے ناطے توڑ دونگا لیکن یہ حربہ بھی ناکام ہوا اور انھوں نے مرزا کے منہ پر تھوکا ۔ پھر کیا ہوا ؟

خواہشیں دم توڑ گئیں ۔
آرزوئیں مرجھا گئیں ۔ زندگی برباد ہوئی ۔
عشق میں رسوائی ہوئی ۔ مفت میں بدنامی ہوئی ۔

تمنائیں پوری نہ ہوئیں۔ پیشن گوئیاں جھوٹی ثابت ہوئیں۔
الہام کا چکر چلایا دولت کا لالچ دیا۔ رقعے لکھے۔ منتیں کیں
پاؤں پکڑے۔ سفارشیں کرائیں۔ بد دعائیں دیں۔ دھمکیاں دیں
مگر محمدی بیگم نے مرزا جی سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا اور اس کا نکاح ایک مسلمان کے ساتھ ہو گیا

"اے قیصرہ امد با اقبال ملکہ ہمارے دل تیرے لئے حضرت احدیث میں جھکتے ہیں اور ہماری روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے خدا کے دربار میں سجدہ کرتی ہیں (خزائن ۲۶۶/۱۵) ۔"

ملکہ وکٹوریہ کا نور

اے ملکہ معظمہ ..... تیرے عہد سلطنت کے سوا اور کوئی بھی عہد سلطنت ایسا نہیں ہے۔ جو مسیح موعود کے ظہور کیلئے موزوں ہوں۔ سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا۔ کیونکہ نُور نُور کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور تاریکی، تاریکی کو ..... (ستارہ قیصرہ ص۶)

خوشامد کی انتہا

تبلیغ رسالت ص۱۹ میں اپنے آپ انگریزیہ کا خود کاشتہ پودا بیان کیا ہے اپنے تمام مریدوں مع سرکاری ملازمین اور دینی تعلیم والے سب کے متعلق کہا کہ یہ ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ ہے اور نیک نامی حاصل کردہ ہے (روحانی ۳۴۹/۱۳)
یہ امن جو اس گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے۔ یہ امن نہ مکہ میں مل سکتا ہے۔ نہ مدینہ میں۔ نہ قسطنطنیہ میں (روحانی ص۱۵۶/۱۵) ۔ اقبالؒ نے ۱۹۳۲ء میں کہا کہ مرزائیت، یہودیت کا چربہ ہے مرزائی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ کیا اب بھی اُن کے انگریزی ایجنٹ ہونے میں کوئی کسر باقی رہ گئی ہے ؟ ۵

اس شخص پہ لعنت ہو تصور ہے یہ جس کا
انگریزی کی اولاد کی تعظیم کیا کر ۔ !
(شورش)

تیرا دل تو ہے صنم آشنا

حضور (مرزا صاحب) کسی تکلیف کی وجہ سے مسجد نہ جا سکتے تھے تو اندر عورتوں میں نماز باجماعت پڑھاتے تھے۔ اور حضرت بیوی صاحبہ (مرزا صاحب کی اہلیہ) صف میں نہیں کھڑی ہوتیں تھیں۔ بلکہ حضرت صاحب کے ساتھ کھڑی ہوتی تھیں۔ (الفضل اخبار ۲۵ ۱۰ ۱۲۰)

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) ولی اللہ تھے اور ولی اللہ کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کر لیا تو اس میں کیا حرج ہوا۔ (اخبار الفضل ۳۱۔۸۔۳۸)

مرزا نے محمد حسین نامی ایک مرید کو خط لکھا کہ اس کیلئے کھانے پینے کی چیزیں خود خریدیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیئے۔ اس کا خیال ہے (ٹانک وائن ایک طاقتور شراب ہے جو ولائیت سے بند بوتلوں میں آتی تھی)۔(غلام احمد قادیانی مصنف اشتیاق احمد)

مجھے اتنا مزہ آیا

مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی کی شخصیت و کردار سے کون واقف نہیں آپ باطل طاقتوں کو جس بے باکی اور جرأت کے ساتھ للکارتے ہیں۔ یہ انہی کا حصہ ہے۔ نیازی صاحب نے ایک مرتبہ شفیق مرزا اور امیر الدین صاحب کو سیمنٹ بلڈنگ۔ تھارنٹن روڈ لاہور کے سامنے بتایا تھا۔ "ایوب حکومت میں جب دیوان سنگھ مفتون پاکستان آئے تو مجھے ملنے کے لئے بھی تشریف لائے۔ دوران گفتگو انہوں نے بڑی حیرانگی سے کہا۔ عرصہ دراز کے بعد ربوہ میں مرزا محمود سے ملا ہوں۔ خیال تھا کہ وہ کام کی بات کریں گے مگر میں جتنا عرصہ وہاں بیٹھا رہا۔ وہ یہی کہتا رہا۔ کہ فلاں لڑکی سے تعلقات استوار کئے تو مجھے اتنا مزہ آیا۔ فلاں سے کئے تو اتنا (شہر سدوم ص۱۱۹)

مرزا نے ایک رات خواب دیکھا کہ وہ ایک جنگل میں ہے اور اس کے اردگرد بہت سے درندے بندر اور سؤر ہیں ...... اس خواب سے اس نے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ یہ احمدی جماعت کے لوگ ہیں....

کتنا درست نتیجہ نکالا مرزا نے..... واہ!

کوئی شخص بھی اونچے مرتبے تک پہنچ سکتا ہے۔ یہاں تک کہ محمد رسول اللہ سے بھی آگے نکل سکتا ہے

پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو ...... اب نئی خلافت کو لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اسی کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علیؓ کو تلاش کرتے ہو۔

میں خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارا حسینؓ دشمنوں کا کشتہ ہے.... پس فرق کھلا کھلا ہے بسینکڑوں حسین میرے گریبان میں ہیں۔

میری کتابوں کو مسلمان محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور میرے دعویٰ کی تصدیق کرتے ہیں۔ مگر وہ نہیں ملتے جو بدکار عورتوں کی اولاد ہیں۔ (مرزا غلام احمد کے اپنے بیٹے فضل نے مرزا کو نہیں مانا تھا سو وہ